



1- اصل یا فرع پر قرض ہو، تو ایسی صورت میں ان کے قرض کی ادائیگی کیلئے زکاۃ دی جا سکتی ہے؛ کیونکہ اولاد کا قرضہ والد کے یا والد کا قرضہ اولاد کے ذمہ واجب الادا نہیں ہے۔

2- زکاۃ دینے والے کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ اصل یا فرع کا خرچہ برداشت کر سکے، ایسی صورت میں زکاۃ دینے والے پر اصل یا فرع کا خرچہ واجب نہیں ہوگا، تو اس صورت میں وہ زکاۃ دے سکتا ہے۔

چنانچہ اس بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف "الاختیارات" (ص 104) میں ہے کہ:

"والدین اور آباؤ اجداد کو اسی طرح اپنی نسل یعنی پوتے پوتیوں کو زکاۃ دینا جائز ہے، بشرطیکہ یہ لوگ زکاۃ کے مستحق ہوں اور زکاۃ دینے والے کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے ان کا خرچہ برداشت کر سکے، یا ان میں سے کوئی مفروض ہو یا، مکاتب ہو یا مسافر ہو تب بھی ان پر خرچ کر سکتا ہے، اسی طرح اگر ماں غریب ہو، اور اس کے بچوں کے پاس مال ہو، تو ماں کو بچوں کے مال کی زکاۃ دی جا سکتی ہے" اختصار کیساتھ اقتباس مکمل ہوا

اس بنا پر اگر آپ کے والدین غریب ہیں، اور اس سے پہلے علاج کیلئے قرض اٹھا چکے ہیں تو اس قرض کو زکاۃ سے آپ ادا کر سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر غربت اتنی ہے کہ علاج کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے، اور آپ کے پاس بھی اتنی استطاعت نہیں ہے کہ ان کا خرچہ برداشت کر سکیں، تو آپ انہیں زکاۃ دے سکتے ہیں۔

واللہ اعلم.